پندرہ روزہ

الہلال

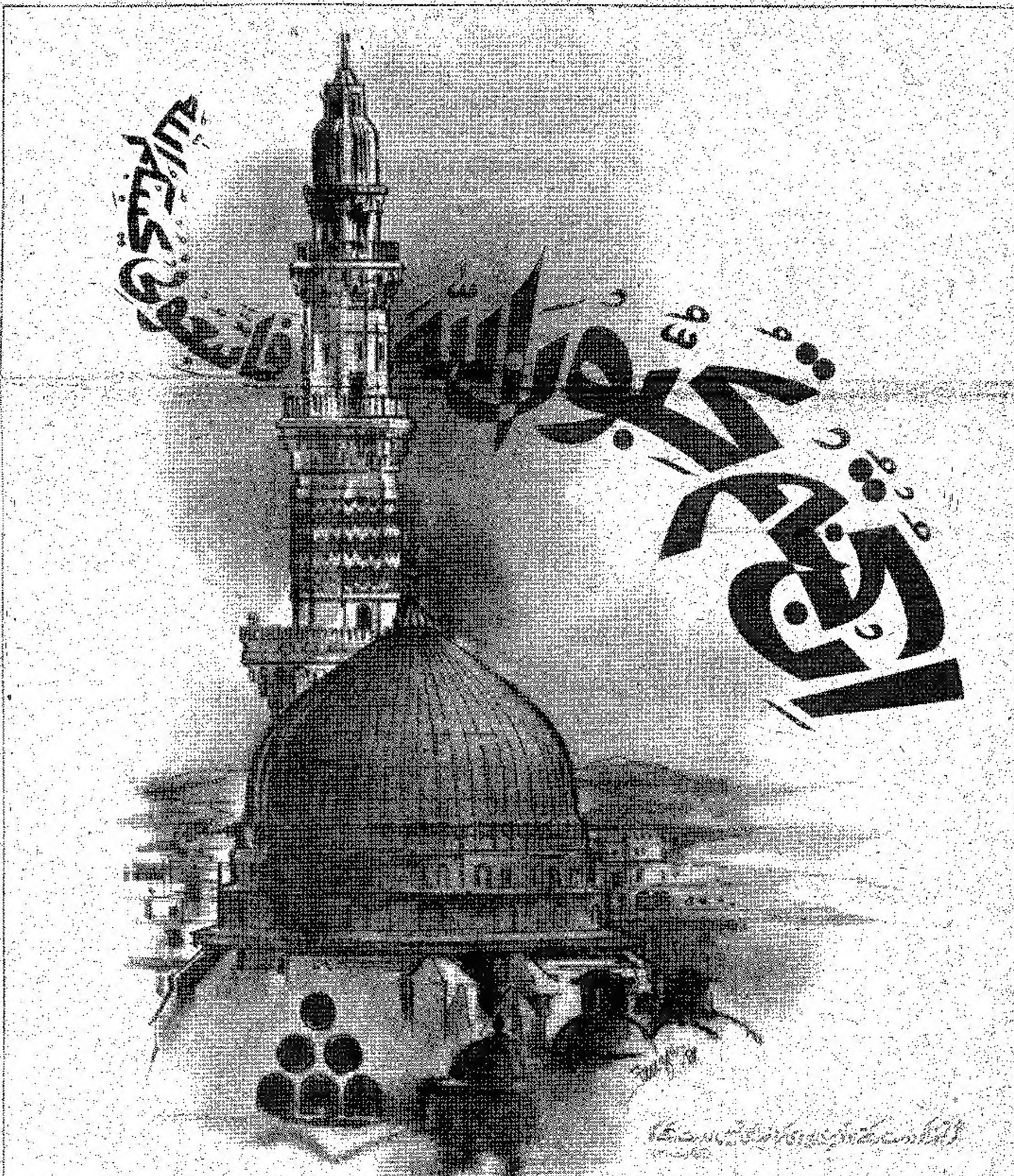
ٹورانٹو - کنیڈا

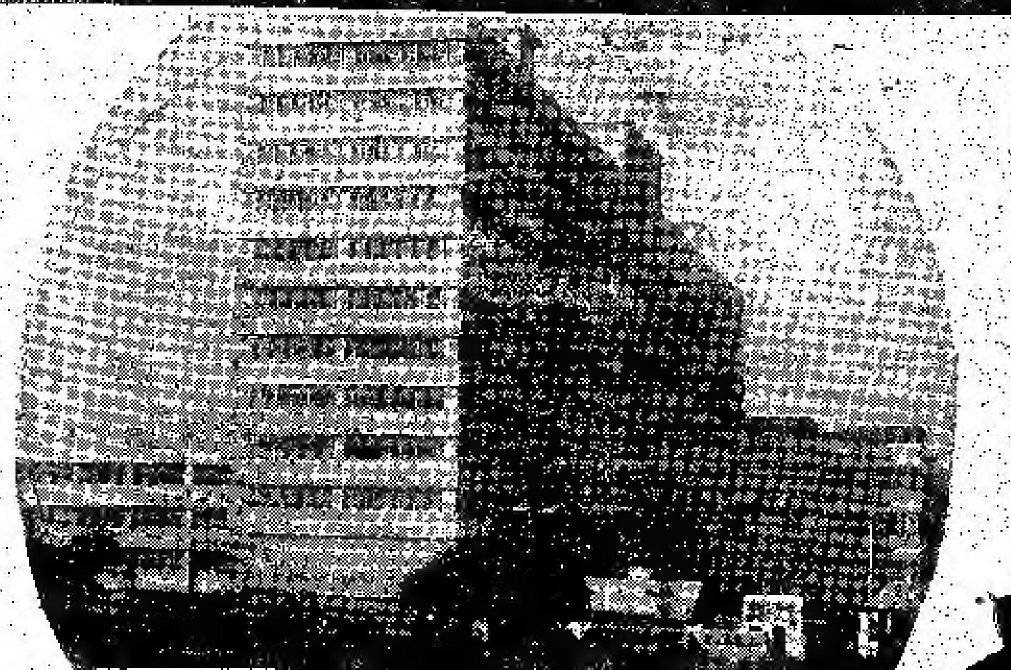
قیمت: ۲۵ سینٹ

جلد: ۹
شمارہ: ۲۱

بیرونِ وطن پاکستانیوں کا ترجمان - شمالی امریکہ میں اردو کا سب سے پہلا اور کثیر الاشاعت اخبار

۸ ربیع الاول سنہ ۱۴۰۱ھ
۱۵ جنوری سنہ ۱۹۸۱ء





ہندوستان کی خفیہ ایجنسی را کا تقسیم پاکستان میں ہاتھ تھا

۱۹۶۲ء میں ہند چین جنگ میں شکست اور ۱۹۶۵ء میں ہند پاک سرحدی جھڑپوں کے بعد شدت سے یہ بات محسوس کی گئی کہ غیر ممالک کی سرگرمیوں کی خفیہ جانکاری کے لئے ایک الگ خفیہ محکمہ کا قیام ضروری ہے۔ ۱۹۶۵ء میں فوجی سربراہ جنرل چودھری نے ناکافی خفیہ معلومات کی شکایت کی تھی۔ چنانچہ مرکزی حکومت نے ۱۹۶۸ء میں اس کام کے لئے ایک محکمہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا، اور ۱۹۶۸ء میں مسٹر آر۔ این کاؤ کی سربراہی میں مرکزی کابینہ کے لئے ایک جاسوسی ادارہ قائم کیا گیا جس کو اختصار کے طور پر تحقیق و تجزیہ شعبہ (RAW) (RESEARCH & ANALYSIS WING) کا نام دیا گیا ہے۔

یہ بات صحیح ہے کہ خفیہ محکمہ کو حکومت کے ناک اور کان قرار دیا گیا ہے، اور ایک ایسے ماحول میں جہاں تمام تر سیاست اخلاق سے عاری ہو کر سازشوں کی بنیاد پر قائم کی جا چکی ہو، وہاں اپنے وجود کے بقا اور اپنے تحفظ کے لئے یہ ضروری ہے کہ دنیا بھر کی سیاسی سرگرمیوں کی خفیہ معلومات حاصل کی جائیں اور اپنے مفادات کے تحفظ کیلئے مناسب کوشش کی جائے۔

کے جی بی اور سی آئی اے

امریکہ کی سی۔ آئی۔ اے اور روس کی کے جی۔ بی ایسی ہی تنظیمیں ہیں۔ لیکن ان کا دائرہ کار معلومات مہیا کرنے سے بڑھ کر سازشوں کے جال پھیلانے تک بڑھ چکا ہے اور اب یہ واضح ہو چکا ہے کہ اپنے ملک کی چودھراہٹ کو برقرار رکھنے کے لئے دوسرے ممالک کی حکومتوں کا تختہ الٹنے اور سیاسی قتل کرانے تک کی مذموم حرکتیں ان اداروں کا معمول بن چکی ہیں۔

حیرت انگیز انکشاف

ہندوستان کی خفیہ ایجنسی "را" کے بارے میں پہلی مرتبہ جنتا دورِ حکومت میں یہ معلوم ہوا کہ اس کا دائرہ کار بھی غیر اخلاقی حرکتوں تک پھیل چکا تھا۔ اور جنتا وزیر اعظم مسٹر ڈیسائی نے اس کی سرگرمیوں کو ناپسند کرتے ہوئے، روک دیا تھا لیکن یہ شعبہ اخبارات کی زینت صرف چند ماہ قبل ہی بنا اور ہفت روزہ دعوت نے بھی شمارہ ۴۵ (۲۳ جولائی) میں اس کے بارے میں ایک تفصیلی مضمون شائع کیا۔ مگر حال ہی میں مسٹر اشوکا رینا کی تازہ کتاب "را کے اندر" نے "را" سے متعلق کئی سربستہ رازوں کا انکشاف کر کے حیرت میں مبتلا کر دیا ہے۔

را کے تنظیمی خاکہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا ڈائرکٹر براہ راست وزیر اعظم کے تحت ہوتا ہے۔ ایڈیشنل ڈائرکٹر کے تحت پانچ جائنٹ ڈائرکٹر کام کرتے ہیں جو اپنے اپنے شعبوں کے علاقہ وار سربراہ ہوتے ہیں۔ دنیا کو چار علاقوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور اکیلے پاکستان کو ایریا ا میں رکھ کر ایک جائنٹ ڈائرکٹر کے سپرد کیا گیا ہے۔ جبکہ ایریا ۲ میں چین اور جنوب مشرقی ایشیا، ایریا ۳ میں مشرق وسطیٰ و افریقہ اور ایریا ۴ میں دنیا کے باقی تمام ممالک رکھے گئے ہیں۔ اس تقسیم سے یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ ہندوستان کا خفیہ محکمہ پاکستان کو کس قدر اہمیت دیتا ہے، اور پاکستان کے بارے میں کتنی وسیع معلومات مہیا کی جاتی ہیں۔

ولی خان کو امداد

ایڈیشنل ڈائرکٹر کی راست نگرانی میں ایک شعبہ اور ہے جو خصوصی مہمات کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ مسٹر ڈیسائی یہ معلوم ہونے پر ششدر رہ گئے کہ یہ شعبہ پڑوسی ملک میں ایک سیاسی گروپ کے لیڈر مسٹر ولی خان کی زبردست مالی امداد کرتا رہا ہے۔ مسٹر ڈیسائی نے را کے ڈائرکٹر کو بلا کر اس امداد کو فوری طور سے روک دینے کا حکم دیا۔

مسٹر اشوکا رینا نے یہ حیرت انگیز انکشاف بھی کیا ہے کہ ڈھاکہ کی فتح کا اصل کام لڑائی کے شروع ہونے سے پہلے ہی کیا جا چکا تھا اور بنگلہ دیش میں ہندوستان کی باقاعدہ مداخلت سے پہلے ہی را نے مکتی باہنی کو کھڑا کر کے اس کو تربیت دینے میں اہم رول ادا کیا تھا۔ ہندوستانی افواج کی تیز رفتار کامیابی جہاں ہماری افواج کی مہارت اور فنی صلاحیتوں کی مرہون منت تھی وہیں یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ را اور مکتی باہنی کے ذریعہ حکومت ہند نے بنگلہ دیش میں ایک ایسا جال پھیلا دیا تھا جس نے اس فتح کو اس قدر آسان بنا دیا۔

یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ مسٹر بھٹو کی ایما پر بنگالیوں کے خلاف بنگلہ دیش میں شروع کی گئی مہم کی بھنک کسی طرح لندن میں مقیم محکمہ خفیہ کے ایک ایجنٹ کو خود پاکستان کے ہی ایک ڈپلومیٹ کی زبانی مل گئی تھی۔ رینا کے مطابق پاکستانی سفارت کار نے کہا تھا کہ بنگالیوں کو سبق سکھایا جائے گا۔ محکمہ خفیہ کے پاکستانی ڈیسک پر موصول ہونے والی کچھ اور خبروں سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ مغربی پاکستان کے ناعاقبت اندیش سیاست کار مشرقی پاکستان سے ناروا سلوک کرنا چاہتے ہیں۔ محکمہ را پہلے ہی مجیب حامیوں سے مل چکا تھا اور ۱۹۶۲ء میں مجیب حامیوں و محکمہ خفیہ کے ذمہ دار شنکرن نائر کی اگرتلہ میں ایک میٹنگ ہوئی تھی۔ مجیب کے حامی اسی وقت حکومت کا تختہ الٹنے والے تھے، لیکن مسٹر نائر نے جن کو کرنل مینن کا نام دیا گیا تھا متنبہ کیا تھا کہ فوری طور سے ایسی کوئی کوشش خودکشی کے مترادف ہوگی۔ چنانچہ یہ کوشش ناکام ہوئی اور ۶ جنوری ۱۹۶۸ء کو حکومت پاکستان نے اگرتلہ سازش کیس کے ۲۸ ملزموں کے خلاف کارروائی کا اعلان کیا۔ لیکن حکومت پاکستان سازش کی مکمل معلومات حاصل کر سکنے میں ناکام رہی۔

ایک ہی سال کے بعد را نے ایک دفتر کلکتہ میں قائم کر لیا اور جیسے جیسے پاکستانی حکومت نے مشرقی پاکستان میں تشدد کی پالیسی پر عمل درآمد شروع کیا مشرقی پاکستان کی پوری سرحد پر خفیہ سیل قائم کر دیئے گئے اور کرنل مینن کی سرگرم کوششوں نیز بنگلہ دیش میں پاک مخالف گروپوں سے مسلسل رابطوں نے پورے مشرقی پاکستان میں زیر زمین جنگجوؤں کو منظم کر دیا۔ جگہ جگہ مقامی لوگوں کو پاکستان کے دو حصے کرنے کے لئے آلۂ کار کے طور پر تیار کیا گیا۔ ان میں مکتی باہنی کے کمانڈر انچیف ایم۔ اے۔ جی عثمانی، میجر خالد مشرف، میجر سیف اللہ اور عبد القادر کے نام قابل ذکر ہیں۔ یہی وہ افراد تھے جو بعد میں "را" اور مکتی باہنی کے درمیان رابطے کے طور پر کام کرتے رہے۔

اشوکا رینا نے لکھا ہے کہ دسمبر اکتوبر ۱۹۷۰ء کو پاکستان میں جنرل یحییٰ کے زیر قیادت پہلے آزاد انتخابات تک مشرقی پاکستان کے تمام مقام حکومت پر را کے آدمی چھا گئے تھے۔ اور کوئی محکمہ ایسا نہیں بچا تھا جہاں سے اسے معلومات حاصل نہ ہو رہی ہوں، اور سازشوں کا جال نہ پھیل چکا ہو۔

کراچی میں را کے ذرائع نے پہلے ہی ٹکا خاں کے ڈھاکہ متعین کئے جانے، اور بلوچ رجمنٹ کے مشرقی پاکستان روانہ ہونے کی اطلاع دہلی پہنچا دی تھی۔ اور یہ اندازہ لگا لیا گیا تھا کہ پاکستانی حکمران زبردست حملہ کرنے والے ہیں۔ چنانچہ دہلی سے ایک خفیہ پیغام بھیج کر را کے تمام آلۂ کاروں کو بنگلہ دیش سے ہٹ جانے کا مشورہ دیا گیا۔ شیخ مجیب نے اس مشورہ پر عمل کرنے سے انکار کر دیا جبکہ تاج الدین احمد، بنگلہ دیش کے پہلے وزیر اعظم، نذر الاسلام، فضل الحق لونی، طفیل احمد، عبد الرضا خان اور سفیر العالم وغیرہ نے بھاگ کر کلکتہ میں پناہ لے لی۔

چند روز بعد تاج الدین دہلی آگئے۔ اور مشرقی پاکستان کی سرحد کے کوئی سو گز اندر ایک خفیہ مقام مجیب نگر میں بنگلہ دیش کی جلاوطن حکومت قائم کر دی گئی۔ لیکن دراصل اس حکومت کا مرکز کلکتہ میں تھا۔

را کی سرگرمیاں بنگلہ دیش کے قیام کے بعد ختم نہیں ہو گئیں بلکہ مسلسل جاری رہیں۔ مزید تفصیلات اور پاکستان و دیگر ملکوں میں را کی سرگرمیوں کے لئے ہفت روزہ الہلال کے آئندہ شمارے کا انتظار کیجئے۔

(ہفت روزہ دعوت ۱۴۲۵ء سوئیوالان نئی دہلی)

انور جمال کو فوری طور پر رخصت کر دیا گیا ۔ مینیجنگ ڈائریکٹر ایم ۔ایم سلیم کو بورڈ آف ڈائریکٹرز کا رکن بنا کر چیف ایگزیکٹو مقرر کر دیا گیا۔

پی آئی اے میں اہم تبدیلیاں جنرل رحیم چیئرمین

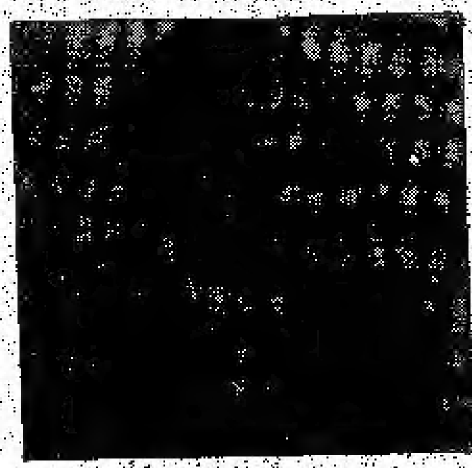
پیکیوٹر نیشنل اکاؤنٹنگ سسٹم رائج کرنے میں ناکامی کا جائزہ بھی لیا جائے گا!



انور جمال



ایم ایم سلیم



ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل رحیم

ہم اپنے چھوٹے بیٹے کی سالگرہ منانے اور بچوں کو اچھے اسکول میں داخل کرانے آئے تھے

لیکن ہماری آنکھوں کے سامنے ہماری سب سے بڑی بیٹی اور بچے کو فضا نے نگل لیا

بچوں کی لاشوں کے ٹکڑے ہی مل جاتے تو صبر آجاتا

سعودی طیارے میں جاں بحق کا شکار بچوں کے والدین کراچی پہنچ گئے

دادا نا آزادی کی قبر کا نام و نشان تک مٹا دیا گیا





جن افغان مجاہدین کے گھروں سے قرآن نکلتا ہے انہیں قتل کر دیا جاتا ہے محسنی

بچوں کو کمیونزم کی تعلیم دی جا رہی ہے نوجوانوں میں لادینی لٹریچر تقسیم ہو رہا ہے



پاکستان ایٹمی ہتھیار بنا رہا ہے ، بھارت کا واویلا

دنیا بھر کے اخبارات پاکستان کے ایٹمی ہتھیار بنانے کی خبریں شائع کر رہے ہیں پاکستان یورینیم کی صلاحیت بڑھانے اور ایٹمی ایندھن کو دوبارہ قابل استعمال بنانے کی کوشش میں مصروف ہے کینیڈا کی کمپنیاں پاکستان کو الیکٹرانک سامان بھیجنے کی کوشش کی گئی

بھارت کے دفاع کے لئے ضروری اقدامات کئے جا رہے ہیں

جمہوریت کی بحالی کے پروگرام پر پیپلز پارٹی اور دوسری سیاسی جماعتوں کے درمیان سمجھوتہ ہو گیا۔ ایس ایم ظفر



امام موسیٰ صدر زندہ ہیں

لیبیا ایٹم بم بنانے کی بھارتی کوششوں میں تعاون کر رہا ہے

پاکستان کے تعاون سے لیبیا مایوس ہو گیا ہے۔ واشنگٹن پوسٹ

ڈاکٹر المانہ اور فرسٹک دیواسی نظام ختم کیا جائے۔ ارکان پارلیمنٹ کا مطالبہ



فرح ناز



فیروزہ سونیا

دو غیر مسلم سربراہوں نے مجھ سے شادی کی خواہش کا اظہار کیا تھا

شہزادی نے بیاہ سے زیادہ میرے رشتے آ رہے ہیں ترجیح دیا

شہزادی اشرف اور شمس بھی کینسر کے مرض میں مبتلا ہیں

مرتضیٰ بھٹو کے خلاف مقدمہ

سول عدالت میں کیس نہیں چلایا جا سکتا۔ بینظیر

نگار فلم ایوارڈ کی تقریب

خاک و خون بہترین فلم

بہترین اداکار اور

اداکارہ ندیم اور شبنم





پندرہ روزہ
الہلال
ٹورنٹو کینیڈا

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝
سنو اللہ کے دوستوں کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے (القرآن)

حکومتِ پاکستان کس گومگو میں ہے؟

ایرانی وزارتِ خارجہ نے گزشتہ روز اعلان کیا ہے کہ ایران روس نواز افغان صدر ببرک کارمل کی طرف سے دونوں ملکوں کے درمیان تنازعے کے تصفیے کے لیے ملاقات کی دعوت قبول نہیں کرے گا۔ مسٹر کارمل نے دو روز قبل ریڈیو کابل سے اپنی تقریر میں ایران اور پاکستان دونوں سے ملاقات کی تجویز پیش کی تھی۔

ایرانی وزارتِ خارجہ کا اعلان بالکل درست اور حقیقت پسندانہ ہے۔ دراصل روس اور اس کی کٹھ پتلی افغان حکومت کی یہ بھرپور کوشش ہے کہ ایران اور پاکستان کسی طرح بالواسطہ یا بلاواسطہ ببرک کارمل کی حکومت کو تسلیم کر لیں۔ اس کوشش کا مقصد افغانستان میں روسی فوجوں کی موجودگی کو عالمی رائے کے لیے قابلِ قبول بنانا اور اس کے خلاف پوری دنیا کے ردِعمل کی شدت کو کم کرنا ہے۔ ایران اور پاکستان روسی جارحیت کے شکار افغانستان کے ایسے پڑوسی ہیں جن کی سرحدیں اس ملک سے متصل ہیں اور افغانستان میں فوجی کارروائی کے نتیجے میں جو افغان اپنے ملک سے نکل کر باہر آئے ہیں وہ ان ہی دونوں ملکوں میں پناہ لیے ہوئے ہیں۔ اور افغان مہاجرین کی موجودگی ان دونوں ممالک کی میشت پر بار ہے۔ یہی صورت افغانستان کے داخلی بحران کو بین الاقوامی مسئلہ بنائے ہوئے ہے۔ اگر پاکستان اور ایران ایک بار افغانستان کی ببرک کارمل حکومت سے براہِ راست گفتگو پر آمادہ ہو جائیں تو اس طرح گویا دونوں ملک بالواسطہ طور پر ببرک کارمل حکومت کو تسلیم کر لیں گے اور اس سے ایک نتیجہ یہ نکلے گا کہ پھر افغانستان میں روسی فوجوں کی موجودگی پر ان کا احتجاج بے اثر اور غیر موثر ہو جائے گا کیونکہ ببرک کارمل حکومت اگر افغانستان میں جائز اور قابلِ تسلیم حکومت ہے تو اس کے اس حق کو بھی تسلیم کرنا ہوگا کہ وہ داخلی انتشار کو ختم کرنے کے لیے جس ملک سے چاہے فوجیں بلائے۔ اور یوں روس کے اس موقف کو تقویت حاصل ہوگی کہ اس نے اپنی فوجیں افغانستان میں خود نہیں بھیجیں بلکہ وہاں قائم جائز اور قانونی حکومت کی درخواست پر بھیجی ہیں۔ اس لیے افغانستان میں روسی فوجوں کی موجودگی نہ تو جارحیت ہے اور نہ توسیع پسندانہ عزائم کا اظہار یا افغانستان پر غاصبانہ قبضے کی کوشش۔ اس کے بعد دونوں ملکوں کو افغان مہاجرین کے بارے میں بھی روس اور کٹھ پتلی افغان حکومت کا یہ موقف تسلیم کرنا ہوگا کہ وہ باغی اور بھگوڑے ہیں۔

ایسا کرنا پاکستان یا ایران کی طرف سے نہ صرف نہتے افغانوں کی جدوجہدِ آزادی سے غداری اور اسے سبوتاژ کرنے کے مترادف ہوگا بلکہ خود اپنے لیے عملی مشکلات پیدا کر لینے کا باعث بھی ہوگا۔ لاکھوں ایسے افغان حریت پسند ایران اور پاکستان کی سرحدوں کے اندر موجود ہیں جو موجودہ افغان حکومت کا وجود تسلیم نہیں کرتے۔ ان کی مرضی کے علی الرغم اگر یہ دونوں ملک اس افغان حکومت کو تسلیم کر لیں تو یہ لاکھوں مہاجرین ان ممالک میں غیر قانونی مداخلت کار کا درجہ پا جائیں گے۔ یہ رضاکارانہ طور پر واپس افغانستان جانے کو تیار نہیں ہوں گے۔ زبردستی کی کوشش ان دونوں ملکوں کو حالتِ جنگ سے دوچار کر دے گی۔ ظاہر ہے کہ پاکستان اور ایران افغانستان کے اندر کی جنگ کو اپنی سرحدوں میں کھینچ لانا کبھی کو پسند کریں گے۔ چنانچہ پاکستان اور ایران کا اپنا مفاد اور سلامتی اسی میں ہے کہ وہ افغانستان میں ایک ایسی حکومت کے قیام کا تقاضہ جاری رکھیں جو افغانستان کے اندر غیر نمائندہ حکومت اور بیرونی فوجوں کے خلاف برسرِپیکار عوام اور افغانستان سے ترکِ وطن کر کے آنے والے لاکھوں افغانوں کے لیے قابلِ قبول ہو اور جس کا قیام افغانستان کے اندر داخلی امن کی ضمانت بن سکے تاکہ مزید افغان حریت پسندوں کے پاکستان اور ایران آنے کا سلسلہ بند ہو۔

اس پس منظر و منظر کے ساتھ حکومتِ ایران کا ببرک کارمل کی دعوتِ ملاقات کو بلا تاخیر اور فوری مسترد کر دینا بالکل فطری اور حقیقت پسندانہ فیصلہ ہے۔ ہمیں حیرت ہے کہ حکومتِ پاکستان کو ایسے ردِعمل کا اظہار کرنے میں کیا امر مانع ہے۔ حکومتِ پاکستان کو بھی حکومتِ ایران کی طرح اپنا یہ موقف واضح طور پر دہرا دینا چاہیے کہ افغانستان سے روسی فوجیں فوری طور پر واپس نکال جائیں اور افغانوں کو اپنے لیے خود ایک قابلِ قبول حکومت قائم کرنے کا موقع دیا جائے۔ اگر روسی فوجوں کی واپسی کے بعد ببرک کارمل کی حکومت افغانستان میں امن و امان بحال کرنے میں کامیاب ہو جائے اور افغان حریت پسندوں سے کوئی مستقل مفاہمت کے بعد وہ ایسے حالات پیدا کر سکے کہ افغان مہاجرین کی رضاکارانہ واپسی شروع ہو جائے تو ایسی صورت میں پاکستان اور ایران کو ببرک کارمل کی حکومت کو عملی اور حقیقی نمائندہ حکومت کے طور پر قبول کر لینے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔ مگر بحالاتِ موجودہ ببرک کارمل حکومت کا تسلیم کرنا یا اس سے بات چیت کرنا پاکستان یا ایران کی اپنی سلامتی اور دفاع کے لیے سنگین مضمرات اور خطرات رکھتا ہے۔

روزنامہ جسارت کراچی



ثلث، نسخ اور نستعلیق کا ایک خوبصورت نمونہ — سید انور حسین نفیس رقم

مدینے میں
■ حکیم سرو سہارنپوری

صبا خیال سے رکھنا قدم مدینے میں
ہے ذرہ ذرہ چراغِ حرم مدینے میں

ہوا میں آپ کی خوشبو فضا میں آپ کا رنگ
جہانِ عشق کا بیت الحرم مدینے میں

ہے قربِ ساقیٔ کوثر کی سلسبیل رواں
مہک رہی ہے فضائے ارم مدینے میں

ڈگر ڈگر میں پھرے ہیں نگر نگر دیکھا
نشاطِ روح کا سامان بہم مدینے میں

یہ زخمِ دل تو یہیں مندمل ہوئے آکر
کہ ہے نصیب مداوائے غم مدینے میں

جبیں پہ ہیں عرقِ انفعال کے تارے
برس رہی ہے مری چشمِ نم مدینے میں

چمک رہے ہیں ستاروں کی طرح داغِ جگر
سلام ہونٹوں پہ ہے دم بدم مدینے میں

ادھر سے پھیلے بصد احترام دستِ سوال
ملی ادھر سے نویدِ کرم مدینے میں

کچھ ایسے گنبدِ خضریٰ کے رنگ میں گم ہیں
کہ جیسے آنکھوں کا اٹکا ہے دم مدینے میں

یہ منتہائے سعادت خدا نصیب کرے
ہوں روز و شب یونہی نغمیں رقم مدینے میں

تمہارا ذوقِ طلب سرو خام ہے ورنہ
برس رہا ہے سحابِ کرم مدینے میں

سلام اسؐ پر درود اسؐ پر
مشتاق شبنم

جمالِ احمدِ مرسلؐ جہاں ہے
زمیں روشن منور آسماں ہے

سبب ہے جس کے حرفِ کُن نشاں ہے
وہی کونین کا روحِ رواں ہے!!

وہاں روشن ہوگیا مہرِ منور
چراغِ مصطفٰیؐ روشن جہاں ہے

جسے بخشا گیا علمِ لدنی!!
کوئی امی لقب ایسا کہاں ہے

بنے جو آپؐ کے در کا بھکاری
اسی کی ٹھوکروں میں یہ جہاں ہے

سلام اسؐ پر درود اسؐ پر ہے شبنم
وہ میرا پاسباں تھا پاسباں ہے

حدیثِ نبوی کی روشنی میں
ترتیب و انتخاب: منصور الزماں صدیقی

خدمتگاروں کی خطاپوشی
حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے خادم (غلام یا نوکر) کا قصور کتنی دفعہ معاف کروں؟
آپ نے ارشاد فرمایا۔ ہر روز ستر دفعہ۔
(جامع ترمذی)

وضاحت
مقصد یہ ہے کہ اگر ستر مرتبہ بھی خطا سرزد ہو تو اس کو معاف کیا کرو، یہاں ستر کی تعداد کا فرمانا حد نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ معاف ہی کرتے رہو۔

حُبّ فی اللہ عبادت ہے
حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا کہ۔۔۔
جس بندے نے بھی اللہ کے لیے کسی بندے سے محبت کی اس نے اپنے رب عزوجل ہی کی عظمت و توقیر کی۔
(عن ابی امامہؓ۔ مسند احمد)

عرش کا سایہ ملے گا
سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ کہاں ہیں میرے وہ بندے جو میری عظمت و جلال کی وجہ سے آپس میں الفت و محبت رکھتے تھے؟ آج جب کہ میرے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں ہے میں اپنے ان بندوں کو اپنے سایہ میں جگہ دوں گا۔
(عن ابو ہریرہؓ۔ صحیح مسلم)

محبت ذریعہ قربت
حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا حضور کیا فرماتے ہیں اس شخص کے بارے میں جس کو ایک جماعت سے محبت ہے لیکن وہ ان کے ساتھ نہیں ہو سکا؟ آپ نے ارشاد فرمایا جو آدمی جس سے محبت رکھتا ہے اس کے ساتھ ہی ہے (یعنی آخرت میں اس کے ساتھ کر دیا جائے گا)۔ (صحیح بخاری و مسلم)

۲۔ عبداللہ بن صامتؓ حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ایک آدمی ہے اس کو اللہ کے خاص بندوں سے محبت ہے لیکن وہ اس سے عاجز ہے کہ ان کے سے عمل کر سکے (تو اس بیچارے کا انجام کیا ہوگا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابوذر تم جس سے محبت رکھو گے تم اسی کے ساتھ ہو گے۔ ابوذر نے عرض کیا۔
حضرتؐ مجھے تو اللہ اور اس کے رسول سے محبت ہے۔
آپ نے ارشاد فرمایا:
پس تم ان ہی کے پاس اور ان ہی کے ساتھ رہو گے جن سے تم کو محبت ہے۔
یہ بات حضرت ابوذر نے پھر اپنی بات دہرائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر یہی ارشاد فرمایا۔ (سنن ابی داؤد)

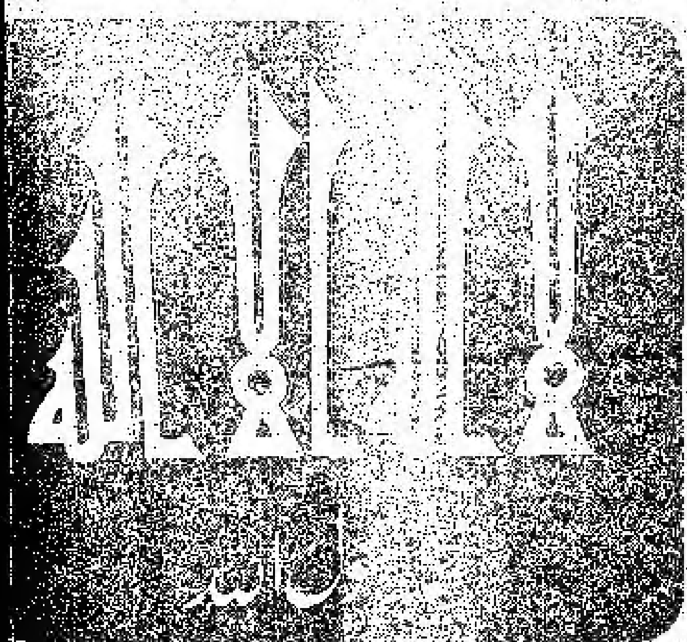
وضاحت
محبت کے لیے لوازمات میں سے ہے عمل اور عمل کی تقلید، اصل بولیں بری کے صحیح عمل ہی اصل اتباع محبت ہے ... اللہ والوں سے محبت کا یہی مطلب ہے کہ ان کے طریقہ پر چلا جائے۔ اصل طریقت ہی اس پر عمل کرنا ہی محبت ہے۔
• عاشقی چیست بگو بندۂ جاناں بودن

نبی اکرم ﷺ کے تعلقاتِ عامّہ

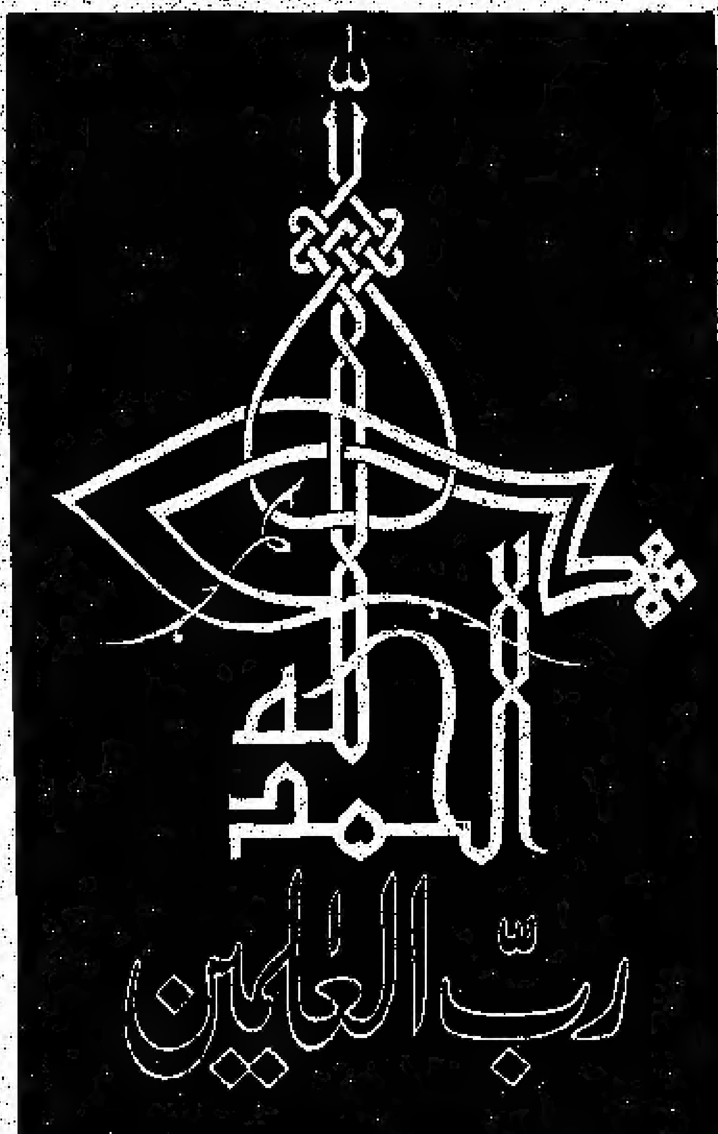
آپ عوامی حلقوں سے پوری طرح مربوط تھے اور عام آدمیوں سے شخصی و نجی تعلق رکھتے تھے

نعیم صدیقی

[illegible]







عمل: انور انصاری

شمائلِ نبوی ﷺ

قد درمیانہ، جسم موزوں، رنگ سرخ و سفید، جبین مبارک کشادہ، ابرو ملے ہوئے، دندان چمکتے ہوئے، گردن بلند، سر بڑا، سینہ فراخ، سر کے بال کسی قدر گھنگریالے، آنکھیں سیاہ، پلکیں مبارک دراز، شانے پُر گوشت و کشادہ، ایڑیاں نازک و سبک اور تلوے درمیان سے اونچے، عرقِ بدن میں مشک و عنبر کی خوشبو، جلد حریر و دیبا سے ملائم تر اور شانوں کے درمیان مہرِ نبوت اُبھری ہوئی تھی۔

چلنے کی رفتار تیز اور گفتار میں بے حد حلاوت اور دلکشی تھی۔ آہستہ آہستہ گفتگو فرماتے ہوتا۔ اہم بات کئی بار فرماتے۔ آواز بلند تھی، شاذ و نادر ہی ہنستے تھے۔ ہنسی آنے لگتی تو تبسم فرماتے۔ قمیض اور تہبند عام لباس تھا۔ یمن کی دھاریوں والی چادریں بہت زیادہ پسند تھیں۔ کبھی کبھی تنگ آستینوں کی شامی عبا بھی استعمال فرمائی، نوشیروانی قبا بھی زیرِ استعمال رہی۔ پیوند لگے ہوئے کمبل اور تہبند میں وصال ہوا۔ زرد اور سفید رنگوں کو بہت پسند فرماتے تھے۔ سرخ ناپسند خاطر تھا۔

نعلین مبارک چپل کی مانند تھے۔ بستر چمڑے کا ہوتا جس میں روئی کی جگہ کھجور کے پتے بھرے ہوتے۔ چارپائی بان کی ہوتی۔

ایثار و قناعت کے باعث پُر تکلف غذا نہیں کھاتے تھے۔ کدو، حلوہ، روغنِ زیتون، سرکہ، چقندر، ککڑیاں، حیس (گھی میں پنیر اور کھجور ڈال کر پکایا جاتا ہے) بہت پسند تھے۔ بھیڑ، بکری، خرگوش، گورخر، اونٹ، مرغ، بٹیر اور مچھلی بھی نوش جان فرمایا کرتے تھے۔ دستی مرغوب تھا۔ ٹھنڈا پانی اور دودھ پسند فرماتے تھے۔ پیاز، لہسن اور مولی پسند نہ تھی۔ مسواک سے شغف تھا۔

(ماخوذ از شمائل نبوی)

نعتِ رسول ﷺ * عابد نظامی

سیدِ کون و مکاں، مظہرِ شانِ جلیل
آپ کی ہے ذاتِ پاک، ذاتِ خدا کی دلیل

چارۂ بے چارگاں، مایۂ بے مایگاں
آپ خدا کے حبیب، آپ خدا کے خلیل

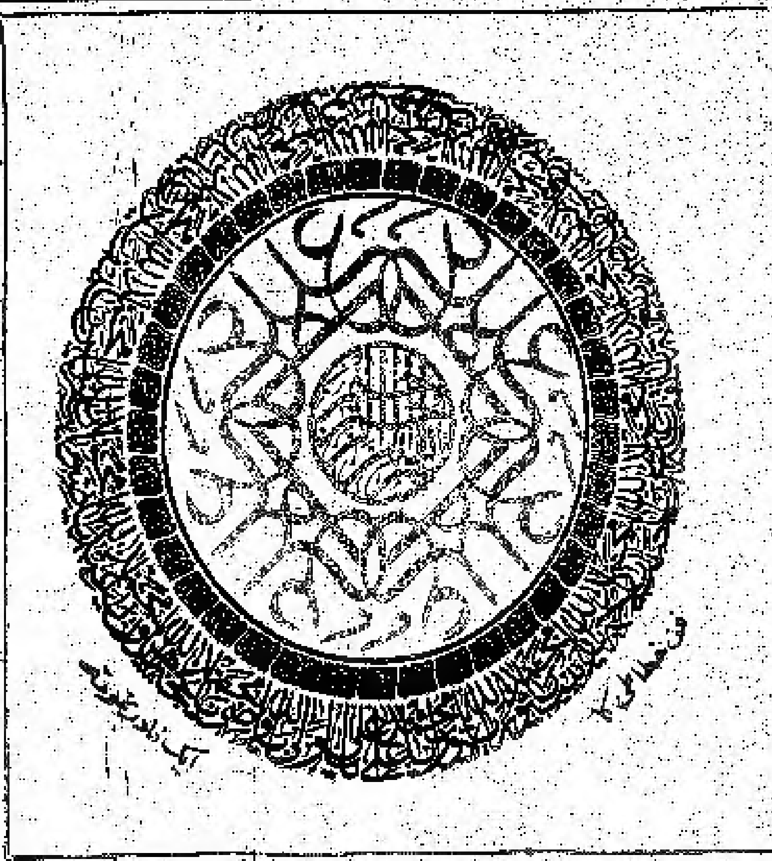
خلق میں بالکل نہیں، خُلق میں بالکل نہیں
آپ کی کوئی مثال، آپ کا کوئی مثیل!

آپ کا اک اک عمل میرے لئے ہے سند
آپ کی اک اک حدیث میرے لئے سنگِ میل

سعدؓ و بلالؓ و اویسؓ، کعبؓ و زبیرؓ و صہیبؓ
سیف ادا کے شہید، تیغِ نظر کے قتیل

آپ کا رتبہ عظیم، آپ کا احساں عمیم
آپ کی سیرت بلند، آپ کی صورت جمیل

حشر کے میدان میں آپ کے عابد کو بھی
دستِ کرم سے ملے جامِ مئے سلسبیل



رسولِ خدا کی شانِ خطابت

خطباتِ نبوی سے چند اقتباسات

●

[illegible]

●

اے لوگو! [illegible]

●

اے لوگو! [illegible]

وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

●

اے لوگو!

[illegible]

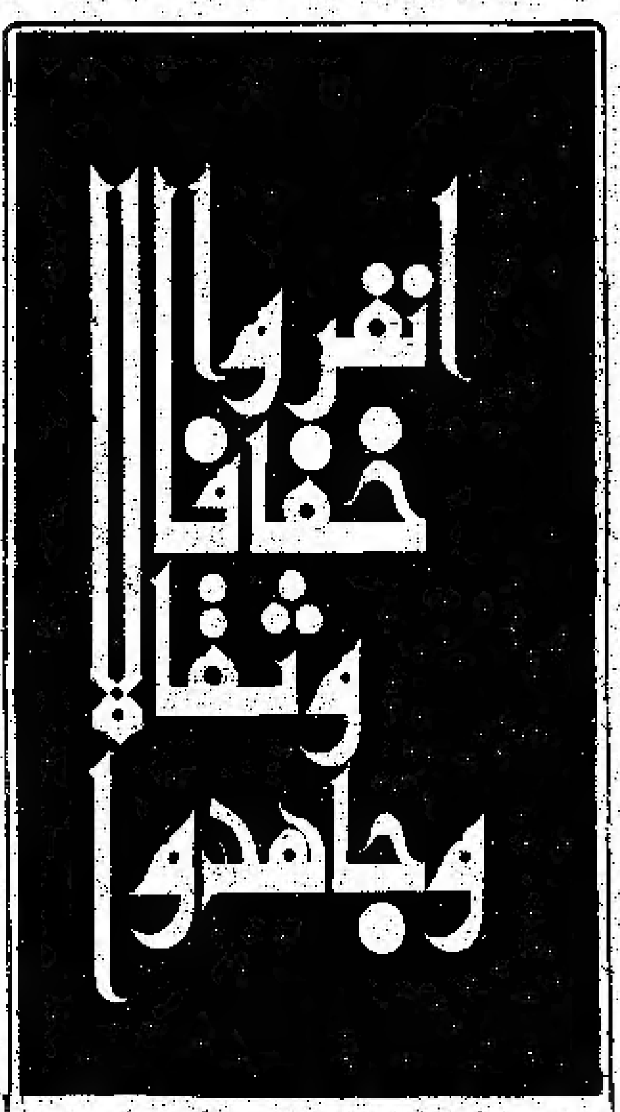
●

اے لوگو!

[illegible]

●

[illegible]



اِدراک

رعنا ناہید
رعنا

نعت لکھنے کا ارادہ ہے
مگر کیا لکھوں؟
تنگ دامانیٔ معنی کا ہے الفاظ پہ داغ
فکر محدود ہے
اوصافِ محمدؐ کی کوئی حد ہی نہیں
میرے آئینۂ حیرت میں بھی وہ عکس نہیں
جس کو میں نعت کا عنوان بنا کے کہنے کی جسارت کر لوں
نعت کے واسطے
بس نطقِ خدا ہے درکار
نعت لکھنے کا ارادہ ہے
مگر کیا لکھوں!



شمائلِ نبوی ﷺ

[illegible]



ڈیرک پیری اور کرافٹ کی فوٹوگرافر ظفر احمد سے تیغ کلامی کا منظر۔



کرافٹ ویسلین چہرے سے پونچھ کر گیند پر مل رہے ہیں۔



کرافٹ ، ویسلین منہ پر مل رہے ہیں۔



ڈیرک پیری تیز رفتار بولر کولن کرافٹ کو ویسلین کی شیشی دے رہے ہیں۔

ویسٹ انڈیز کے بولر کرافٹ کی تیز بولنگ کا راز کھل گیا

کراچی ٹیسٹ میں بارہویں کھلاڑی پیری ، کرافٹ کو ویسلین دیتے تھے ، کے فاسٹ بولر کی حیران کن اور خوفناک اسپیڈ کا راز اب

کراچی (رپورٹ عبدالحمید حسینی) ویسٹ انڈیز

کرافٹ اس ویسلین کو خاصی بڑی مقدار میں اپنے چہرے پر مل لیتے تھے اور بولنگ کے لئے اپنے رن اپ کی جانب جاتے ہوئے اپنے چہرے سے ویسلین پونچھ کر گیند پر مل دیتے ویسلین ملی ہوئی گیند کی خوفناک رفتار کا سامنا کرنا دنیا کے بڑے سے بڑے بیٹسمین کے بس کی بات نہیں

New employment protection for domestic employees.

گھریلو نوکری کرنے والوں کے لیئے تحفظ ملازمت کے نئے قوانین

یکم جنوری ۱۹۸۱ء سے نافذ العمل

ہفتے میں ۲۴ گھنٹے سے زیادہ گھریلو نوکری کرنے والوں (باورچی ، منتظم خانہ ، انّا) کی ملازمت کے تحفظ کے لیے نیا قانون نافذ ہوا ہے۔ یہ قانون بے بی سیٹنگ کرنے والوں اور صحبت کی خاطر ساتھ رہنے والوں پر لاگو نہیں ہوتا۔

اُجرت: گھریلو نوکری کرنے والوں کی اُجرت حسب ذیل ہونی چاہیئے:

۲۴ ڈالر روزانہ – ۱۳۲ ڈالر فی ہفتہ – ۵۷۸ ڈالر ماہانہ – ۳ ڈالر فی گھنٹہ

رہائش اور کھانا:

مالک مکان اپنے گھر کے ملازم کی تنخواہ سے ۵۰ ڈالر فی ہفتہ کمرے اور کھانے کے عوض منہا کر سکتا ہے۔

چھٹی:

گھریلو نوکری کرنے والے ہر ہفتہ متواتر ۳۶ گھنٹے کی با تنخواہ چھٹی کے حقدار ہیں۔ اگر اس دوران وہ گھر کا کام کریں تو انھیں اس کی اُجرت ملنی چاہیئے جو کہ فی گھنٹہ ۳ ڈالر سے کم نہ ہو۔

سالانہ چھٹی:

سال میں دو ہفتے کی چھٹی گھریلو نوکری پر مامور ملازمین کے لیے ضروری ہے۔ اور کم سے کم سالانہ اُجرت کا ۴ فیصد چھٹی کی تنخواہ کے طور پر دینا ضروری ہے۔

عام تعطیلات:

گھریلو ملازمت کرنے والے ہر سال سات دن کی با تنخواہ قانونی تعطیل کے حقدار ہیں۔ اگر کسی چھٹی کے دن کام کریں تو اس کے عوض انھیں کسی اور دن کی با تنخواہ چھٹی ملنی چاہیئے جو کہ آئندہ آنے والی تعطیل سے پہلے پہلے دی جانی چاہیئے۔

ایک گھریلو ملازم بشمول ۲۴ گھنٹے فی ہفتہ سے کم کام کرنے والے بے بی سیٹر اور ساتھی سب ملازمت ختم کرنے ، رخصت زچگی لینے ، مساوی کام کی مساوی تنخواہ اور تنخواہ کے حاصل کرنے کے حق میں قانونی تحفظ رکھتے ہیں — مزید معلومات کیلئے ذیل کے شہروں میں موجود آجر کے دفتر سے رابطہ قائم کیجئے۔

Toronto 400 University Avenue M7A 1V2 Tel.: (416) 965-5251	**Hamilton** 1 West Avenue South L8N 2R9 Tel.: (416) 527-2951	**Kenora** 808 Robertson Street P9N 1X9 Tel.: (807) 468-3128	**Kingston** 1055 Princess Street K7L 1H3 Tel.: (613) 542-2853
Kitchener 824 King Street West N2G 1G1 Tel.: (519) 744-8101	**London** 205 Oxford Street East N6A 5G6 Tel.: (519) 439-3231	**Ottawa** 2197 Riverside Drive K1H 7X3 Tel.: (613) 523-7530	**St. Catharines** 205 King Street L2R 3J5 Tel.: (416) 682-7261
Sault Ste. Marie 390 Bay Street P6A 1X2 Tel.: (705) 949-3331	**Sudbury** 199 Larch Street P3E 5M7 Tel.: (705) 675-4455	**Thunder Bay** 435 James Street South P7E 6E3 Tel.: (807) 475-1691	**Timmins** 273 Third Avenue P4N 1E2 Tel.: (705) 267-6231
Windsor 500 Ouellette Avenue N9A 1B3 Tel.: (519) 256-8278			

بلا خرچ فون کرنے کے لیے اپنا مقامی ٹیلی فون ڈائریکٹری کی گورنمنٹ لسٹنگ سے نمبر حاصل کیجیئے۔

The Ontario Government–working to help people

Ontario

Ontario Ministry of Labour

Employment Standards Branch

Robert G. Elgie, M.D. Minister

William Davis, Premier

مختصر مختصر اشتہارات

ضرورت رشتہ

ایک قبول صورت ۲۴ سالہ امریکی تعلیم یافتہ دوشیزہ کے لیے ایک شریف اور تعلیم یافتہ لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ لڑکے کی عمر ۲۵ اور ۳۰ سال کے درمیان ہو۔ امریکی ڈگری رکھنا ضروری ہے۔ سیٹیزن یا باروزگار ہونا ضروری ہیں۔ لڑکی امیگرنٹ اور سول برابر کی ملازمت پر مامور ہے۔ خواہش مند حضرات مکمل کوائف اور ٹیلی فون نمبر کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھیں۔ مذہبی اور مشرقی رجحان قابل ترجیح ہوگا۔

M. S. SHAHID
P. O. BOX 10952
SUITE 210
HOUSTON, TEX. 77018
USA

پاکستان سے تعلق رکھنے والے ۲۶ سالہ لڑکے (حالیہ مقیم مانٹریال) کے لیے کینیڈین امیگرنٹ صاحب عمر کی تعلیم یافتہ لڑکی کا رشتہ مطلوب ہے۔ تفصیلات کے لیے خط لکھیئے۔

A. O.
C/o al-Hilal

پاکستانی سفارت خانے کا عارضی دفتر

ٹورانٹو اور اس کے گرد و نواح میں رہنے والے پاکستانیوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ٹورانٹو میں پاکستانی سفارت خانے کا دفتر ۲۱ جنوری سے ۲۹ جنوری ۱۹۸۱ء تک رائل یارک ہوٹل واقع ۱۰۰ فرنٹ اسٹریٹ ویسٹ پر کھلا رہے گا۔ اوقات صبح نو بجے تا شام ۵ بجے ہیں۔ درمیان میں ۱½ بجے سے ۲½ بجے تک کھانے کا وقفہ ہوگا۔ ٹیلی فون نمبر ہے: (416)368-2511

ضرورت ہیں کونسلر سروسیز کی تاریخوں ، جگہ اور وقت وغیرہ کا اعلان فروری کے دوسرے ہفتے تک کر دیا جائے گا۔

نوٹ

قارئین نوٹ فرمالیں کہ اس اخبار کا پچھلا شمارہ حسب ذیل تاریخ کو ڈاک کے حوالے کیا گیا تھا۔ اگر آپ کو اخبار دیر سے ملتا ہو تو اپنے علاقے کے پوسٹ آفس سے شکایت کیجیے

331376
2 1 1981
DON MILLS
ON

(مختصر اشتہارات کا معاوضہ صرف ۵ ڈالر ہے جس کی پیشگی ادائی ضروری ہے)

صفدر شاہ کی پریس کانفرنس سے پاکستانی صحافیوں کو نکال دیا گیا

پریس کانفرنس میں بھارتی تعداد بھارتی صحافیوں کی تھی



جسٹس صفدر شاہ

لندن ـــــ (نمائندہ جنگ) سپریم کورٹ کے سابق جج جسٹس غلام صفدر شاہ نے آج یہاں بھیجے ... میں پریس کانفرنس سے خطاب کیا اس پریس کانفرنس میں پاکستانی اخبارات اور خبر رساں ایجنسیوں کے نمائندوں کو نہ تو دعوت نامہ بھیجا گیا تھا اور نہ ہی انہیں پریس کانفرنس میں بیٹھنے کی اجازت دی گئی پریس کانفرنس میں برطانوی اخبارات، ٹیلیویژن اور خبر رساں ایجنسیوں کے نمائندوں کے علاوہ بھارتی اخبار نویسوں کو اجازت دی گئی تھی اس پریس کانفرنس کا اہتمام مسٹر رشید نے کیا تھا جن کا دعویٰ تھا کہ ان کا کسی تنظیم یا سیاسی جماعت سے تعلق نہیں پریس کانفرنس ختم ہونے کے بعد غلام صفدر شاہ کی نمائندہ جنگ سے ملاقات ہوئی اور نمائندہ نے پریس کانفرنس میں شرکت کی اجازت نہ دیئے پر معذرت چاہی اور کہا کہ وہ اصل دو آزادی صحافت اور آزادی عدلیہ اور عوام کے بنیادی حقوق پر یقین رکھتے ہیں لیکن پاکستان میں پریس کی جو صورت حال ہے اسے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا میرا تاثر ہے کہ پاکستانی اخبارات پر حکومت کے جابرانہ اقدامات کی حمایت کرتے ہیں اور میرے نزدیک پاکستان میں صرف ایک صحافی ہے جس کا نام مظہر علی خاں ہے جسٹس غلام صفدر شاہ نے کہا کہ ... انصاف ہے۔ مجھے اپنے آپ پر فخر ہے میرے کردار پر کوئی انگلی نہیں اٹھا سکتا میں نے ہمیشہ قانون، حق و انصاف کا بول بالا کرنے کی کوشش کی ہے۔ میں نے عوام کے بنیادی حقوق کے لئے ہمیشہ جدوجہد کی ہے







سعودی عرب سے پاکستان بھارت اور بنگلہ دیش کے ہزاروں باشندوں کا اخراج

اسلام آباد میں غیر ممالک کے پاکستانیوں کے قطعات اراضی

مکانات تعمیر کرنے کی میعاد میں ایک سال کی توسیع کر دی گئی

فری لسٹ کی ۳۶۶ اشیا کے لائسنس کی حد ختم کر دی گئی

حکومت پاکستان نے ترمیم شدہ درآمدی پالیسی کا اعلان کر دیا

اسلام آباد ـــــ (نمائندہ جنگ) حکومت نے ترمیم شدہ درآمدی پالیسی کا اعلان کر دیا ہے جس میں فری لسٹ میں شامل ۳۶۶ اشیا کی درآمدی حد کی پابندی ختم کر دی ہے۔ کابینہ کی منظوری کے بعد ترمیم شدہ درآمدی پالیسی کا اعلان وزارت تجارت کے سیکریٹری اظہار الحق نے ایک پریس کانفرنس میں کیا انہوں نے کہا کہ پابندی ختم ہونے سے صنعتی پیداوار میں اضافہ ہوگا ... زیادہ فائدہ اٹھایا جاسکے گا اور روزگار کے زیادہ مواقع پیدا ہوں گے اور صنعتی اشیا کی رسد میں اضافہ سے گرانی ختم ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ درآمدی پالیسی ... لائسنس کے طریق کار کو الگ کرنے سے ... کا اس وقت بھی یہی خیال تھا کہ ... بہتر ہوگا یہ پابندی ختم کر دی جائے گی انہوں نے کہا کہ ۱۹۸۰ - ۸۱ کی درآمدی پالیسی کے مطابق فری لسٹ میں تین طرح کی اشیا تھا لائسنس ہے جن میں اشیائے صرف کے خام مال (جس میں دھاگہ شامل نہیں) اور صنعتی اشیا کے لئے خام مال شامل ہے۔ ... فائبر گلاس پلاسٹک پیکنگ میٹریل ... کے علاوہ دوسری ... اشیائے صرف میں شامل نہیں مگر ان کے لائسنس کی حد پر پابندی عائد کی گئی ہے۔ مصنوعی اعضا ... کاغذ، کتابوں اور ... لائسنس کی حد کی پابندی ختم کر دی گئی ہے

غیر ممالک میں کام کرنیوالے پاکستانی ڈاکٹر تعمیر وطن میں ہاتھ بٹائیں

کراچی میں امریکہ کے پاکستانی ڈاکٹروں کی کانفرنس سے جنرل ضیاء کا خطاب

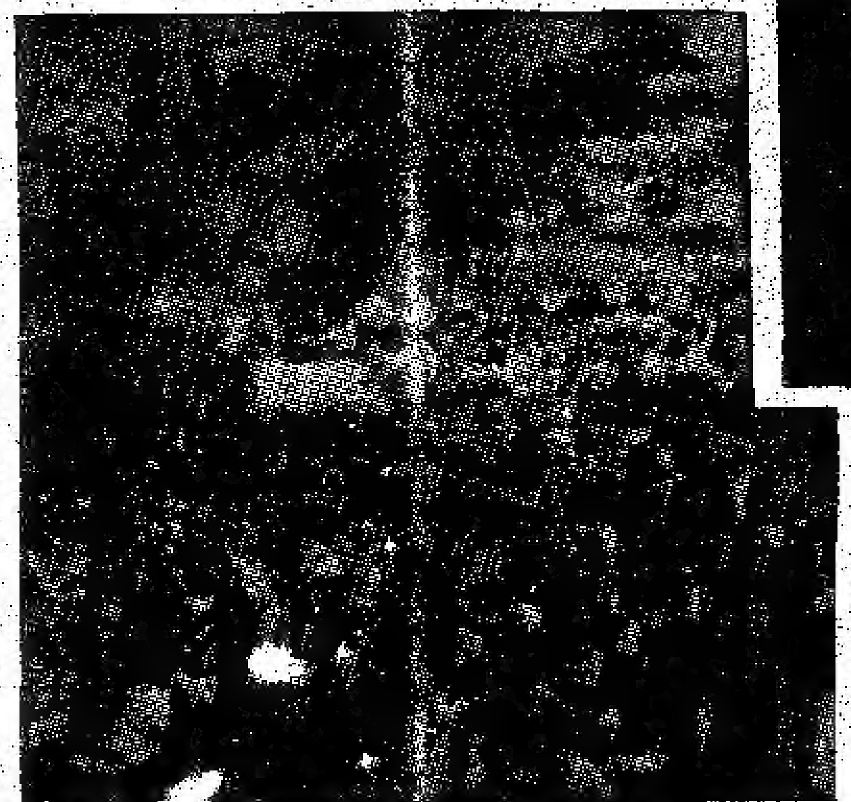
بیرون ملک پاکستانی بنک میں کروڑوں روپے غبن کا انکشاف

پاکستان میں ٹریڈ یونین سرگرمیوں پر پابندی کی تجویز

جنھیں بھلایا نہیں جاسکتا

ترتیب: یاسمین شاھد

جب پاکستان بن رہا تھا



ایک سکھ لیڈر کی گواہی

میں ایک سکھ ہوں لیکن جو کچھ دیکھا ہے اسے ان کہا نہیں چھوڑ سکتا۔ یہ سب میرے جاننے والوں نے کیا۔

۱۹۴۷ء میں جب سکھ عوام نے دیکھا کہ ان کو پوچھنے والا کوئی نہیں تو انھوں نے نہایت بے باکی اور بے دردی سے مسلمانوں کو قتل کرنا اور لوٹنا شروع کر دیا۔ ہوا یہ کہ اگست کو ضلع امرتسر کے دیہات میں یہ وبا بہت زور پکڑ گئی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اکالی پارٹی کے جوشیلے اور بھی بڑھ گئے۔ انھوں نے سارے پنجاب کی پالیسیوں پر عمل کرنا شروع کر دیا جس کے باعث مسلم عوام ہستے خوفزدہ ہوگئے کہ انھیں گھر بار کو خیرباد کہنے کے سوا اپنی سلامتی کا کوئی دوسرا راستہ نظر نہ آیا۔ ان دنوں میں سکھ جتھے مسلمان دیہات پر لشکر کشی کرتے اور پولیس والے بھی ان کے ہمراہ جاتے۔ قتل کرنے کے علاوہ جو مسلمان بھاگ کر جان بچاتے اور اپنے گھروں کو خالی کر دیتے ان کی جائیدادوں پر یہ جتھے ہاتھ صاف کر جاتے۔ ان کو دل بھر کر لوٹتے۔ جوں جوں لوٹ کی عادت بڑھتی گئی جتھوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوگیا۔ اکالی پارٹی کا مقصد صرف مسلمانوں کو مشرقی پنجاب بلکہ ہندوستان سے نکالنا تھا۔

جو کچھ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اپنے مشرقی دوستوں سے اس کا ذکر کرتے ہوئے مظالم کی بابت سنا ہے اس کی یاد بدن کے رونگٹے کھڑے کر دیتی ہے۔ مشرقی پنجاب کے لوگوں کے سامنے گروہ انسانوں اور معصوم بچوں پر ایسے مظالم ڈھائے گئے کہ ان کا کبھی کسی کو تصور بھی نہیں ہوسکتا تھا۔ انسانوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹ دیا گیا۔ بچوں کو والدین کے روبرو برچھیوں اور بھالوں پر اچھالا گیا اور نیزہ ... انسانوں کو جلتی آگ میں ڈال کر بھون دیا گیا۔ نوجوان لڑکیوں کو اغوا کر کے ان کے ساتھ انتہائی سوز سلوک کیا گیا۔ ایک عورت کے ساتھ دس دس غنڈوں نے رات بھر زبردستی کی۔ حتیٰ کہ وہ پاگل ہوگئی۔

(اقتباس از اخبار مترجم، مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۴۸ء۔ از: سردار جی سنگھ)

ایک دن، ایک حصۂ جسم

ہزاروں مسلمان اپنے وطن چھوڑ کر چھپتے چھپاتے جنگلوں اور پہاڑیوں کے دشوار گذار راستوں کو طے کر کے عورتوں اور بچوں کے ساتھ ...

> پہلے دن اس کے ہاتھ کاٹے گئے، دوسرے دن ٹانگیں اور تیسرے دن اس کے مفلوج جسم کو رسیاں باندھ کر بازاروں میں گھسیٹا گیا۔

حالت نہایت خستہ تھی۔ لاتعداد مسلمان جو بھارتی افواج کے داخلے کے وقت اپنے گھروں کو چھوڑ کر حیدرآباد آ رہے تھے انھیں سفر کے دوران بھارتی ہوائی جہازوں نے گولیوں کا نشانہ بنایا۔

حضور نگر وغیرہ میں مسلمان مردوں اور عورتوں کی بڑی تعداد کو ایک گھر میں بند کر کے یا تو گولیوں کا نشانہ بنایا گیا یا ... زندہ دفنا دیا گیا۔ بعض جگہ ہتھیاروں وغیرہ کی تلاش کے سلسلے میں مقامی ہندوؤں کی نشاندہی پر معصوم مسلمانوں پر سخت مظالم کیے گئے جن کی ایک دردناک مثال ضلع عادل آباد کی ہے۔

ایک مسلمان خانگی ملازم کو ہتھیاروں کی نشاندہی کرانے کے لیے پہلے دو دن بے دردی سے مار پیٹ کی گئی۔ تیسرے دن اس کے دونوں ہاتھ کاٹ دیے گئے۔ چوتھے دن دونوں ٹانگیں کاٹ دی گئیں اور بالآخر اس کو نزع کی حالت میں رسیوں سے باندھ کر بازاروں میں گھسیٹا گیا۔ جس مقام پر اس بے قصور کو شہادت ملی اس نے کٹے ہوئے ہاتھوں کو رگڑتے رگڑتے گڑھے ڈال دیے۔

بعض مقامات پر مسلمان جب حملہ آوروں کا مقابلہ کرتے کرتے تھک گئے اور عاجز آگئے تو انھوں نے درگاہوں، خانقاہوں اور مساجد میں بند ہوکر پناہ لینے کی کوشش کی چنانچہ ان مسلمانوں کو ڈائنامائٹ لگا کر درگاہ سمیت شہید کر ڈالا گیا۔ مثلاً الند شریف ضلع گلبرگہ اور خلد آباد ضلع اورنگ آباد کے قریب ایک درگاہ کو فوجیوں نے اسی طرح بھسم کر ڈالا۔

(اقتباس از: حیدرآباد کی خونیں داستان، از: شاہد احمد خان)

بزرگوں کی نصیحت کیا تھی!

تحریک پاکستان اپنے شباب پر تھی۔ برصغیر کے مسلمان اپنے لیے ایک الگ وطن کے حصول کے لیے سر دھڑ کی بازی لگا ... رہے تھے۔ خواجہ ناظم الدین کا بیٹا ان دنوں علی گڑھ میں زیر تعلیم تھا۔ اس کے سالانہ امتحانات سر پر تھے۔ خواجہ صاحب نے اسے اپنے ایک خط میں قومی معاملات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے لکھا:

"امتحانات تو تم دیتے رہو گے مگر جو امتحان آج قوم پر آن پڑا ہے ایسے امتحان قوموں کی زندگی میں کبھی کبھار آتے ہیں۔ اس لیے امتحان کی صورتحال کے پیش نظر تم کو ... میدان عمل میں نکل آؤ۔"

(اقتباس: حزینہ و نوشتہ از: خالد ہمایوں)

ایک رات کی بھیانک یادیں

چند روز کے حملہ آوروں کی تعداد سات آٹھ ہزار کے لگ بھگ تھی۔ نیز فوج کے دستے بھی ان کے ساتھ تھے۔ انھوں نے قافلے کے قریب پہنچتے ہی گولیوں کی بوچھاڑ شروع کر دی۔ مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے۔ حملہ آوروں نے آگے بڑھ کر قافلے کو گھیرے میں لے لیا اور مسلمانوں کا قتل عام شروع کر دیا۔ چیخ و پکار، فریاد و فغاں کا ایک ہنگامہ برپا ہوگیا۔ عورتیں، مرد اور بچے سراسیمہ ہو کر دریا کی طرف بھاگے اور دریا میں چھلانگیں لگانے لگے تاکہ اپنے آپ کو موت سے محفوظ کرنے لگے۔ حملہ آور دریا کے کنارے پر گولیوں، برچھیوں، نیزوں، کرپانوں اور کلہاڑیوں سے مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں کو قتل کر رہے تھے۔ صبح سے غروب تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ سینکڑوں مسلمان سکھوں کے ہاتھوں مارے گئے۔ سینکڑوں غرقاب ہوگئے۔ سراسیمگی کا یہ عالم تھا کہ ماں کو بچے کی، بھائی کو بہن کی، شوہر کو بیوی کی اور بیٹے کو باپ کی خبر نہ تھی۔ مغرب کے قریب حملہ آوروں کا جتھا مال مویشی اور بیل گاڑیوں پر لدا ہوا اثاثہ و سامان لے کر لوٹ گیا۔ اب ہر شخص اپنے عزیزوں کی تلاش میں سرگرداں نظر آنے لگا۔ مجھے اپنی بیوی اور بچے دریا کی موجوں کا مقابلہ کرتے ہوئے نظر آئے۔ تیر کر ان کے پاس پہنچا اور موجوں سے لڑتے ہوئے بمشکل انھیں کنارے تک لایا۔ میرے ہاتھ پاؤں شل ہوگئے۔ بیوی اور بچوں کو کنارے پر بٹھا کر میں والدہ کی تلاش میں نکلا۔ ان کی گود میں میرا چار سالہ بچہ ادریس تھا۔ مجھے توقع تھی کہ وہ دونوں دریا کی نذر ہو چکے ہیں لیکن خدائے کریم نے اپنی قدرت کا اعجاز انھیں محفوظ رکھا اور وہ مجھے مل گئے۔

(اقتباس: "اندھیروں کے ناگ"۔ از: مظہر الدین مظہر)

رشتہ استاد کا

دسمبر ۱۹۸۵ء کی انتہائی سرد رات تھی۔ میں اپنے شہر کی طرف جانے کے لیے ٹکٹ لے کر ایک کار سے اتر کر ٹرین سے واپس لوٹ رہا تھا۔ ٹرین میں حسب معمول مسافروں کی بھیڑ تھی۔ ٹرین اسٹیشن پر پہنچ چکی تھی۔

رات کا وقت، پھر اندھیرا ... عالم اضطراب تھا ... اندھیرا عجیب کیفیت تھی۔ بڑھتی ہوئی بھیڑ کو روکنے کے لیے اندر کے مسافر دروازے بند کر لیتے۔ اب صورت حال یہ تھی کہ باہر سے دروازہ پیٹا جا رہا تھا اور اندر سے ... کہ دروازہ کھولا جائے۔ یہاں یہ حالت کہ کوئی ہلنے کا نام نہیں لے رہا۔ اسی عالم میں کوئی آدھی رات کا اسٹیشن آیا۔ باہر مسافروں کا شور اور اس قدر شدت سے برپا ہوا کہ سب اندر سمٹ کر بیٹھ گئے۔

اسی ہنگامے میں ایک ضعیف آدمی ... میں بہت ... اور کمزور جسم سردی سے ٹھٹھر رہا تھا ... مجھے تو ... رہا۔

... اسکول میں میرے استاد تھے ... ۱۹۴۹ء میں انھوں نے مجھے نویں اور دسویں میں دو سال تک انگریزی اور اردو پڑھائی تھی۔ گوروجی کی آواز سنتے ہی میں پیچھے ہٹ گیا۔

اندھیرے میں تحمل کر کے اندر کی طرف لپکا اور گوروجی کہہ کر ہاتھ لگایا کہ آپ گھبرایئے مت میں دروازہ کھول رہا ہوں۔ مجھے انتہائی حیرت اور بے حد خوشی ہوئی جب گوروجی نے میری صورت دیکھے بغیر میرا نام لے کر پکارا اور کہا بیٹا تم ہو؟ میں نے کہا ہاں گوروجی آپ آیئے اور دروازہ کھول کر انھیں اندر لے آیا۔ گوروجی کا پورا جسم کانپ رہا تھا۔ ایک کمبل شیروانی کے اوپر اوڑھنے کے باوجود جسم قابو سے باہر ہو رہا تھا۔ اندھیری بوگی میں گوروجی مسلسل میرا نام لے کر میری داڑھی پر اپنا چہرہ رگڑتے رہے اور آنکھیں آنسو بہاتی رہیں۔ میں بھی ضبط کے باوجود بے قابو ہو رہا تھا اور ہم دونوں بلا قاعدہ رونے لگے تھے۔ ڈبے کے تمام مسافر اس ماجرے سے باخبر ہوگئے تھے کہ ایک ہندو استاد کا مسلمان شاگرد ... برسوں بعد ملا ہے اور دونوں کی آنکھوں سے دل کی بھڑاس نکل رہی ہے۔

جب ذرا طبیعت سنبھلی اور ہم دونوں تقریباً بغل گیر ہو کر بیٹھ گئے تو گوروجی نے کہا کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ تم نے ہمارا اسکول پاس کیا ہے حالانکہ ۳۷ سال کی طویل مدت بیت چکی ہے لیکن مجھے تمہاری صورت ... تمہاری آواز اور تمہارا لہجہ ... یاد ہے اور دیکھو اس اندھیرے میں بھی ... میں نے تمہارا نام لے لیا اور تمہارا چہرہ ... حالانکہ داڑھی ہے لیکن میں اس حالت میں بھی تمہیں دیکھ رہا ہوں۔ یہ کہتے ہوئے وہ میری داڑھی سہلاتے جاتے تھے۔ انھوں نے انتہائی دکھ اور تکلیف کے احساس کے ساتھ کہا کہ اب یہ حال ہے کہ کوئی لڑکا اس سال ہائی اسکول کر کے گیا ہے وہ اگر ایک ہفتے کے بعد میرے سامنے آئے تو مجھے پہچاننے میں دشواری ہوتی ہے ... یہ بات میری بینائی یا حافظے میں فتور آگیا ... بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ اب استاد اور شاگردوں میں وہ تعلق خاطر بالکل نہیں رہا، وہ محبت اور لگاؤ ختم ہو چکا۔ جب تو یہ حال تھا کہ ہر شاگرد استاد کا احترام اپنے باپ سے بھی زیادہ کرتا تھا اور اب معاملہ بدل چکا ہے۔

وہ ہم سے بے تعلق الدیم ... جب تو ہر استاد پر لازم تھا کہ شاگردوں کو صرف آداب شاگردی سکھاتے بلکہ آداب زندگی کی بھی تعلیم دیتے ... اب یہ حال ہے کہ شاگرد بھی آداب استادی سکھاتے ہیں اور وہ بھی چاقو اور پستولوں کی نوک سے۔ جب والدین اپنے بچے ... کے سپرد کرتے ... سے دلوں کی بھڑاس نکال رہے تھے۔

کچھ یادیں، کچھ باتیں

یہ کہہ کر ہمارے سپرد کرتے تھے کہ ماسٹر صاحب آپ اچھے مصور ہیں اس موم کی ایسی خوبصورت تصویر بنایئے کہ لوگ اسے دیکھیں۔ یا یہ کہ ایک لکڑی کا کندہ ہے اور آپ بہترین کاریگر ہیں۔ براہ کرم اس کی ایسی مورت بنا دیں کہ سماج گراں پر ناز ہو۔ مگر ادھر بیس سال سے مجھے یاد نہیں کہ کسی بچے کے والدین یا سرپرست نے ہم لوگوں سے ایسی کوئی بات کی ہو یا انھیں ہمارے سپرد کیا ہو بلکہ ایک بار تو ایسا ہوا کہ ایک بچے کی بداخلاقی پر کلاس ٹیچر نے اسے سزا دی تو والدین لڑنے مارنے پر آمادہ ہوگئے۔ بلکہ اب تو خبریں اس طرح کی مل رہی ہیں کہ طلبہ کے سرپرستوں کے ہاتھوں ملک میں نہ معلوم کتنے مخلص استاد پٹ چکے ہیں۔ چنانچہ اب انھوں نے بھی یہ طے کر لیا ہے کہ جو پڑھنا چاہے پڑھے ... پڑھاتے رہیں گے ... پوچھتے نہیں ... اپنا سارا خلوص محنت اور لگن طاق پر رکھ دیا۔ بلکہ اب تو وہ لوگ پڑھانے میں بھی ... جب پڑھنے والے ہی دل ... تو پڑھانے والے کس پر محنت کریں۔ پڑھنا یا تو اسے چاہیے جو پڑھنا چاہے۔

جیسے دل زندہ تھے ہم کو بھی تو
ہم نے بھی شرحی ایام کہا تھا پھر تری
(ظفر الحسن)

انگریزی میں شائع ہونے والا اسلامی تحریک کا بین الاقوامی ترجمان "کریسنٹ"

ہر پندرہ دن بعد باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے اور "البلاغ" کی سالانہ خریداری قبول کرنے پر ... جاتا ہے۔ "البلاغ" کی خریداری کا کوپن صفحہ آخر پر ملاحظہ کیجیے۔

شام کا حاکم نصیری فرقہ

ایسے موقعہ پر جبکہ سوویت روس افغانستان پر اپنے قبضہ کو مستحکم کرنے اور اسے "سوویت ری پبلک آف افغانستان" میں تبدیل کرنے کے لئے اقدامات کر رہا ہے جس پر تمام عالم اسلام مضطرب و بے چین ہے، شام کے صدر جناب حافظ الاسد نے روس کے ساتھ دوستی کا معاہدہ کیا ہے۔ یہ معاہدہ تقریباً ویسا ہی ہے جیسا مصر کے جمال عبدالناصر نے کیا تھا اور جسے آخر میں تنگ آکر صدر سادات نے منسوخ کر دیا تھا۔ عام طور سے یہ سوال ذہنوں کو کچوکتا ہے کہ آخر صدر حافظ الاسد کی اسلامی حمیت و غیرت کو کیا ہو گیا، ایسے وقت میں جبکہ عالم اسلام کا روس سے شاکی ہے، انھوں نے بھاگ کر اس سے دوستی کا معاہدہ کر لیا۔ اور افغانی حریت پسندوں پر روسی مظالم سے ان کو ذرا بھی تکدر نہیں ہوا۔ اس سوال کے اٹھنے کی وجہ یہ ہے کہ حافظ الاسد کے نام سے یہ گمان ہوتا ہے کہ ان کا تعلق امت مسلمہ سے ہی ہے۔ حالانکہ صورت حال بالکل برعکس ہے۔ اگرچہ شام میں مسلمانوں کی زبردست اکثریت ہے لیکن وہاں پر ڈکٹیٹر نصیری فرقہ کے لوگ اسد کی ہے۔ یہ فرقہ اپنے عقائد کے اعتبار سے نہ شیعہ ہے نہ سنی بلکہ اس کا مذہب قطعاً جداگانہ ہے۔ ذیل میں مولانا عبدالحق فلاحی کا ایک مضمون پیش کر رہے ہیں جس سے اس فرقہ کی عقائد پر روشنی پڑتی ہے۔

نصیری فرقہ تیسری صدی ہجری کے وسط ۲۶۰ھ ہجری میں عالم وجود میں آیا تھا اس فرقہ کا نام اس کے بانی محمد بن نصیر کے نام پر پڑا جو کہ خود شیعوں کے بارہویں امام حسن عسکری کا شاگرد بتایا جاتا تھا۔ جب حسن عسکری کا (جن کے بارے میں ایک فرقہ کا عقیدہ ہے کہ وہ روپوش ہو گئے ہیں اور کسی مناسب موقعہ پر ان کا ظہور ہوگا) ۲۶۰ھ میں سامرا (عراق) میں انتقال کر گئے تو محمد بن نصیر کی یہ خواہش ہوئی کہ وہ "امام مخفی منتظر" کی آمد کی تمہید بنے اور اس طرح اسے مذہبی اور سیاسی اثر و رسوخ حاصل ہو جائے۔ مگر اس کے سارے ارادوں پر پانی پھر گیا جس کے نتیجے میں اس نے اثنا عشری فرقہ سے بغاوت کر دی اور اپنے ہم خیال لوگوں اور متبعین کو لے کر الگ ہو گیا۔ یہیں سے اس کے نام پر "نصیری فرقہ" کی داغ بیل پڑی۔ اس فرقہ سے تعلق رکھنے والے لوگ اس وقت ترکی کو شام سے جوڑنے والے کوہستانی علاقہ میں آباد ہیں جو پورے ملک کی آبادی کا صرف چھ فیصد حصہ ہیں۔ جب کہ پورے شام کی مجموعی آبادی اسی لاکھ سے زیادہ نہیں ہے۔ جس کوہستانی سلسلہ میں یہ آباد ہیں اس کا نام بھی اس فرقہ کے نام پر جبل النصیریہ (نصیریوں کے پہاڑ) پڑ گیا ہے۔

عقیدہ اور مسلک

اثنا عشری فرقہ سے علیحدگی اختیار کر لینے کے بعد نصیری فرقہ کے بانی نے مذہب اور اخلاق کے سارے حدود و قیود توڑ دیئے اور الحاد و اباحیت کو اپنا مسلک قرار دے۔ وحی حشر و نشر، جنت و جہنم کا سرعام مذاق اڑایا۔ اس فرقہ کے مذہبی اخلاق کا وہی پیمانہ ہے جس کی تبلیغ ایران میں مزدک نے کی تھی جس کے نتیجے میں مرحوم رضا شاہ پہلوی کے والد نے اپنی حقیقی بہن سے شادی کر لی تھی لیکن جب ان کی انسانی غیرت نے کچوکا لگایا تو ہوش آنے پر مزدک کو قتل کروا دیا، یا جس کی تبلیغ آج ہندوستان میں آچاریہ رجنیش کر رہے ہیں، یعنی اباحیت اور جنسی انارکی فلسفیانہ انداز میں۔

ذیل میں ان کی مذہبی کتاب سے ایک اقتباس پیش ہے جس سے ان کے عقائد سمجھنے اور سمجھانے تاثر قائم کرنے میں مدد ملے گی۔

"جس طرح ذکائنات میں خوبصورت شے حسین چیزیں ہوتی ہیں اسی طرح انسانوں میں بھی حسن اور خوبصورتی پائی جاتی ہے جس کے لئے انسان اپنے اندر کشش محسوس کرتا ہے۔ لیکن یہ عیب یا جرم ہے کہ اگر گھر میں خوبصورت اور حسین بیٹی یا بہن موجود ہو مگر بیوی خوبصورت نہ ہو۔ تو بجائے اس کے کہ وہ اپنے گھر کی بیٹی یا بہن کو استعمال میں لائے۔ جا کر کسی اجنبی عورت سے شادی کر لیتا ہوا اپنی بیٹی یا بہن کو اپنے اوپر حرام ٹھہرا لیتا ہے۔ یہ بات تو ایک جاہل آدمی بھی اچھی طرح سمجھ سکتا ہے کہ اجنبی عورت کی بہ نسبت بیٹی اور بہن میں زیادہ حق پہنچتا ہے والعیاذ باللہ۔ اس کی وجہ اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتی ہے کہ بنی نے طیب اور پاکیزہ چیزوں کو ان پر حرام ٹھہرایا اور ایک ان دیکھی بے عقل چیز کی طرف سے انہیں خوف میں مبتلا کر دیا۔ یہ ان دیکھی چیز وہی ہے جسے یہ مسلمان، خدا سمجھ بیٹھے ہیں۔ اتنا ہی نہیں بلکہ اس (رسول) نے انہیں ایسی چیزوں کی خبر دے رکھی ہے جس کو کبھی بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ بھی نہیں سکتے، جیسے عالم آخرت کا وجود، حساب کتاب، جنت و دوزخ وغیرہ۔ اس نبی نے انہیں بیشن گوئیوں کی بدولت انہیں اپنا خادم اور غلام بنا لیا یہاں تک کہ مرنے کے بعد انہیں اپنے خاندان کا بھی غلام بنا لیا۔ اور اسی حکمت عملی سے مسلمانوں کا مال اپنے لئے حلال کر لیا۔ بات یہ ہوئی کہ اس نبی نے ان سے اپنا معاملہ نقد کر لیا اور انہیں ادھار پر ٹرخا دیا۔

کیا "جنت" یہی دنیا اور اس کا عیش و آرام نہیں ہے؟ اور کیا جہنم اور اس کا عذاب وہ محنت و مشقت نہیں ہے جس سے یہ نماز، روزہ اور حج والے اصحاب شریعت دوچار ہیں۔

(بحوالہ "الاصلاح" ادبی شوال سنہ...)

ان کا مذہبی عقیدہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدائی کے گرد چکر لگاتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ حضرت علی خالق سماوات و ارض ہیں۔ دنیا میں وہ انسانی شکل و صورت میں تشریف لائے تو اس کا مقصد یہ تھا کہ لوگ ان سے مانوس ہو جائیں۔ اور انہیں پہچان کر ان کی پرستش و عبادت کریں۔ دوسرے الفاظ میں یہ لوگ عقیدہ تناسخ اور اوتار کے قائل ہیں جب یہ لوگ بادل کی گرج سنتے اور بجلی کی چمک دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں "و علیک السلام اے ابوالحسن یعنی علی۔ اس لئے کہ ان کے خیال کے مطابق کڑک حضرت علی کی آواز اور ان کی مسکراہٹ ہے۔

اصحاب رسول پر لعنت کرنا ان کے نزدیک جائز ہے۔ بالخصوص حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمان غنیؓ پر۔ حضرت علیؓ کے قاتل ابن ملجم کو وہ اس لئے عزیز رکھتے ہیں کہ اس نے حضرت علی موصوف کو عالم ناسوت سے نجات دلا کر عالم لاہوت میں پہنچا دیا۔ اس لئے یہ لوگ ابن ملجم پر لعنت بھیجتے ہیں۔ نصیری فرقہ کے لوگ اس شخص پر لعنت بھیجتے ہیں۔

طرز معاشرت

ان کے ہاں عورت کا کوئی تقدس و احترام نہیں ہے۔ ان کے نزدیک وہ تو محض لطف اندوزی کی خاطر پیدا کی گئی ہے۔ اس لئے ان کے نزدیک ماں بہن بیٹی، پھوپھی، خالہ بھتیجی، بھانجی سب سے شادی کرنا حلال اور جائز ہے۔ اس کی گواہی ان کی موجودہ معاشرہ سے بھی ملتی ہے۔

انگور کے بیل کی تعظیم و تکریم کرتے ہیں اس لئے کہ وہ شراب کی اصل ہے۔ اور شراب کی تخلیق نور سے ہوئی ہے۔ اس لئے ان کے خیال میں شراب آسمان سے برسنے والے پانی سے بھی زیادہ پاک ہے۔

مختصر یہ کہ ان تمام معتقدات اور رجحانات کی عجیب و غریب واہی تاویلیں بھری پڑی ہیں جس سے یہودیت کی بو آتی ہے بلکہ یہ ان کے مذہب باطل کا بنیادی جوہر ہے جس کے ذریعہ جھوٹ کو سچ کر دکھانا اور باہم متضاد عقائد کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنا نیز مختلف چہروں سے ظاہر ہونا ان کے لئے آسان ہے۔

ان کی معاشرتی زندگی میں نہ وضو اور غسل کی حاجت ہے اور نہ نماز و روزہ کی ضرورت۔ نہ ان کی سوسائٹی میں کہیں مسجد کا وجود ہوتا ہے اور نہ کوئی مقدس کتاب ہی ان کے گھروں میں پائی جاتی ہے۔

تاریخ کے آئینے میں نصیری کردار

"تاریخ کے آئینہ میں ان کی صورت بڑی ہی قبیح اور کریہہ نظر آتی ہے۔ جہاں دین اسلام کے باغی رہے ہیں وہیں اپنی قوم اور وطن کے بھی غدار رہے ہیں۔ ایسے واقعات سے ان کی تاریخ بھری پڑی ہے۔ عباسی دور خلافت میں انہوں نے بغاوت کی اور شام عراق اور جزیرۃ العرب کے مختلف حصوں میں پھیل کر اپنا اثر و رسوخ قائم کر لیا۔ اس وقت یہ قرامطہ کے نام سے جانے گئے۔

پہلی جنگ عظیم کے بعد جبکہ شام فرانسیسی استعمار کی چیرہ دستی بری طرح پس رہا تھا، نصیری فرقہ استعماری طاقتوں کا مددگار رہا اور اس کی فوج میں شامل ہو کر جنگ لڑی۔ لیکن جب استعماری طاقتوں کے زوال کا وقت آیا اور قومی اور وطنی تحریکیں زور پکڑنے لگیں تو استعمار طاقتوں کو ملک بدر کرنے والی تحریکوں کے آلہ کار کے طور پر بھی یہ استعمال کئے گئے۔ مفاد پرستی اور موقعہ پرستی میں یہ فرقہ آگے آگے رہا۔ اور ہر چڑھتے سورج کی پوجا کی۔ چنانچہ جب فرانسیسی استعمار کا دور ختم ہوا تو انہوں نے ترقی پسند اشتراکی پارٹیوں کا ساتھ دیا جیسے بعث عرب اشتراکی پارٹی۔ اس کے علاوہ پارٹی نے برسر اقتدار آنے پر انہیں حکومت کے اعلیٰ مناصب پر پہنچا دیا اور فوج میں بھی گھس کر انھوں نے مستحکم پوزیشن اختیار کر لی۔ دن بدن میں چھپے رہے ہیں ملک میں ان کی پوزیشن مضبوط ہو گئی اور ساتھ ہی ان کی خطرناک حد تک پورے ملک پر حاوی ہو گئے اور شامی معاشرہ کو دینی اخلاقی سیاسی اور اقتصادی حیثیت سے اس حد تک پست کر دیا کہ شام کی تاریخ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ اس پستی کا اندازہ آپ اس بات سے کر سکتے ہیں کہ نصیری ارباب حل و عقد نے پاسپورٹوں سے لفظ "مسلم" کو خارج کر دیا۔

اقتدار کو خطرہ

اس گروپ کے برسر اقتدار آنے کے بعد اپنے پنجہ استبداد کو مضبوط کرنے اور مسلمانوں کے اخلاق کو برباد کرنے کے لئے جن بہیمانہ طریقوں کو اختیار کیا ہے اور اپنے مخالفین خصوصاً اسلام پسندوں کو کچلنے کے لئے جن مظالم کو روا رکھا ہے اس کی داستان بڑی طویل ہے۔ اس ظلم و استبداد کے خلاف عوامی مسلح مخالفت برابر زور پکڑتی جا رہی ہے۔ اپنے اقتدار کو اندرون ملک اس خطرہ کو محسوس کرتے ہوئے ہی صدر اسد نے روس سے ہاتھ ملایا ہے۔ لیکن شاید وہ یہ بھول گئے کہ روس دوستی نہ صدر سادات کے کام آئی اور نہ امین کے۔ روس دوستی کے معاہدہ کو شام پر اپنی پکڑ مضبوط کرنے میں بھی استعمال کرے گا۔ ●●

نظم

چراغ ہم نے جلائے بہار تم دیکھو
گلاب ہم نے کھلائے بہار تم دیکھو
خراب کاری لیل و نہار ہم نے سہی
نشاط کامئ لیل و نہار تم دیکھو
ہمیشہ قید ہوئے ہم بنام آزادی
مگر حکومت خود اختیار تم دیکھو
ہمارے اشک جلے میکدے کی شمعوں میں
سرور بادہ عز و وقار تم دیکھو
خدا کرے کہ وہ بھی قریب آ جائیں
مآل عشرت فصل بہار تم دیکھو
جو لٹ چکے ہو، وہ کاٹو کہ وقت کہتا ہے
کہ اب عدالت پروردگار تم دیکھو
وہ دکھ جو ہم نے سہے ہیں تمہارے ہاتھوں سے
مزا تو جب ہے انہیں ایک بار تم دیکھو

شورش کاشمیری

fortnightly
al-Hilal
VOL.9,NO.21
JANUARY 15, 1981
Phone: 424-1989, 493-4374.
25¢
338 Hollyberry Trail
Willowdale, Ont.
Canada M2H 2P6

قتل اور حق شفعہ کے متعلق اسلامی قوانین کے مسودے جاری کر دیے گئے

قتل عمد کی سزا قصاص اور قتل خطا کی سزا دیت ہوگی

اقبال جرم یا دو عینی شاہدوں کا بیان قتل کا ثبوت ہوگا

[illegible]

ڈگری کے حصول کے لئے اسلامیات اور پاکستان سٹڈیز لازمی مضامین ہو گئے

یونیورسٹیوں کے بارے میں قوانین میں ترمیم کے آرڈیننس نافذ کر دیے گئے

[illegible]

ڈھاکہ میں محصور تین لاکھ پاکستانیوں کو وطن واپس لایا جائے — حسین امام

[illegible]

پیپلز پارٹی ترقی پسند پارٹی نہیں

[illegible]

روس نے پاکستان اور ایران میں ہنگامے کرانے کیلئے قوم دشمن عناصر کو بھرپور مدد دی ہے

افغانستان پر قبضہ کا مقصد مزید پیش قدمی ہے — پیکنگ ڈیلی

روسی توسیع پسندی کی بھرپور مزاحمت کی جائے۔ بحر ہند میں روسی فوجوں کی تعداد بڑھا دی ہے

[illegible]

تامل ناڈو میں پولیس کی فائرنگ سے ۷ افراد ہلاک ۲۳ شدید زخمی ۴ ہزار گرفتار

کسانوں کی اپیل پر پورے صوبے میں ہڑتال، متعدد بسیں اور ریل نذر آتش

[illegible]